فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم منگل
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۹/۲۴	۱۸ شعبان ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۰ اخاء ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۴۰

۱۶۹

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا کے بازو کی ہڈی ٹھیک سیٹ ہو گئی تھی لیکن ورم ابھی ہے اور کلائی کے جوڑ میں زیادہ تکلیف ہے اور کمزوری بہت ہے۔
احبابِ جماعت حضرت سیدہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

علمی و دینی مصروفیات اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب

سہ سالہ درمیانی ضعف و اضمحلال کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی بحالیٔ صحت اور ترقی کی انتہائی خوشکن رفتار

غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں اور ان کے پورا ہونے کا نہایت ایمان افروز اور پُر کیف تذکرہ

ربوہ ۱۹ اخاء (مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء) — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع جو ربوہ کی مقدس سرزمین میں ۱۶ اخاء ۱۳۴۹ ہش کو شروع ہوا تھا علمی و دینی مصروفیات نیز دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد کل ۱۸ اخاء کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ۱۶ اخاء کو مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر روح پرور اور پُر معارف خطاب اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعا سے اس کا افتتاح فرمایا بلکہ ۱۸ اخاء کو ازراہِ شفقت اختتامی اجلاس میں بھی تشریف لا کر اجتماع میں شریک جملہ خدام کو ایک روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

بارش کی طرح برسنے والے خدائی افضال و انعامات کے تذکرۂ جمیل اور غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں کی نہایت مہتم بالشان تکمیل کی وجہ سے ایک خاص شان کا حامل تھا جس نے اختتامی اجلاس میں شریک ہزاروں ہزار خدام و اطفال اور انصار کی روحوں پر ایک وجد کی کیفیت طاری کر دی اور وہ حضور کے اِس روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کے دوران خلافتِ حقہ کی عظیم الشان برکات اور تائید و نصرتِ الٰہی کے پیہم ظاہر ہونے والے نشانات کے پُر کیف تذکرہ پر اظہارِ تشکر کے رنگ میں وقفہ وقفہ سے پُر جوش نعرے بلند کرتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نہ صرف باقاعدہ اعداد و شمار کی روشنی میں سہ سالہ درمیانی ضعف و اضمحلال کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی بحالیٔ صحت اور ترقی کی انتہائی خوشکن رفتار کا ذکر فرمایا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے قیام اور غلبۂ اسلام کے خدائی وعدوں اور ان کے سلسلہ وار نہایت مہتم بالشان ظہور کا ذکر فرما کر احبابِ جماعت کو بالعموم اور خدام الاحمدیہ کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع کی ایک اہم اور نمایاں خصوصیت

مجلس خدام الاحمدیہ کے اِس ۲۸ ویں سالانہ اجتماع کی سب سے اہم اور خدائی تائید و نصرت کی آئینہ دار نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اِس میں شرکت کرنے والی مجالس اور خدام کی تعداد بفضل اللہ تعالیٰ تمام گزشتہ اجتماعوں کے بالمقابل بہت زیادہ تھی۔ امسال ۴۰۱ مجالس کے ۳۱۸۲ خدام نے شرکت کی سعادت حاصل کی جبکہ گزشتہ سال ۲۴۷ مجالس کے قریباً اڑھائی ہزار خدام نے شرکت کی تھی۔ گویا امسال شرکت کرنیوالی مجالس کی تعداد میں ۱۵۴ مجالس کا اور شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں قریباً سات سو خدام کا

(باقی صفحہ پر)

ایک سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی پُر زور تردید

ایڈیٹر صاحب روزنامہ "مشرق" کے نام ناظر صاحب امورِ عامہ کا تار

روزنامہ "مشرق" لاہور نے اپنے شمارہ بابت ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کے آخری صفحہ پر ایک سراسر جھوٹی اور من گھڑت خبر شائع کی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی تھی۔ محترم ناظر صاحب امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ایڈیٹر صاحب روزنامہ "مشرق" کے نام ۱۸ اکتوبر کو ہی ایک تار ارسال کر کے اِس سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر کی پُر زور تردید فرمائی ہے۔ محترم ناظر صاحب امورِ عامہ کے مرسلہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ربوہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء
آپ کے اخبار بابت ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کے آخری صفحہ پر ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پیپلز پارٹی پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کے موقع پر موجود تھے اور آپ نے اُس میں شرکت فرمائی تھی۔ ہم آپ کی توجہ اِس خبر کی طرف مبذول کراتے ہوئے اِس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کیونکہ یہ سراسر بے بنیاد اور سرتاپا جھوٹ پر مبنی ہے اور شرارت کی نیت سے گھڑی گئی ہے۔
ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اوّلین موقع پر اپنے اخبار میں اِس جھوٹی، من گھڑت اور شر انگیز خبر کی تردید فرما دیں گے۔"

مرزا منصور احمد ناظر امورِ عامہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰۔ اخاء ۱۳۴۹ ہش

اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان

آج بھی بڑے بڑے ایسے سائنسدان موجود ہیں جنہوں نے مانا ہے کہ اِس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کو بنانے والا ایک قادرِ مطلق وجود ہے۔ چنانچہ بہت سے سائنسدانوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود پر اپنے اپنے نقطۂ نظر سے دلائل قائم کئے ہیں۔ تاہم آج سوا مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس نے تحدی سے یہ دعویٰ کیا ہو کہ

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ مَیں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر مَیں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے۔ جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر مَیں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۶)

اِن الفاظ کو بار بار پڑھیں اور غور فرمائیں کیا آج دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے اِس تحدی سے دعوےٰ کیا ہو کہ مَیں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ "ہے"۔

بیشک بہت سے لوگ اسلام کے نام پر تحریکیں چلاتے ہیں اور ان کا دعوےٰ یہی ہوتا ہے کہ وہ اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ جس بات کو تجدید و احیاء سمجھتے ہیں وہ اسلام کے حقیقی مقصد سے بہت پست چیز ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ اسلام کے نام پر صرف مسلمانوں کی مالی اور اقتصادی کمزوری دُور کرنے کی تدابیر میں لگ جاتے ہیں۔ بعض دوسرے سیاست پر آ کر رُک جاتے ہیں لیکن ایسی تمام تحریکوں کو چلانے والے اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ صرف قوم کی موجودہ دنیوی خستہ حالی کو دیکھتے ہیں اور اس کے علاج معالجہ میں لگ جاتے ہیں۔ جس طرح کوئی شخص بغیر موسم کے آم کے درخت پر مصنوعی آم لگانے کی کوشش کرے یا گلاب کے پودے پر مصنوعی پھول چسپاں کر دے۔

اگر کوئی اس سے آگے جاتا ہے تو مسلمانوں کی اخلاقی حالت کو درست کرنے کے لئے تربیتی مرکز قائم کرتا ہے۔ اور دینی مدارس میں مسلمانوں کو دینی علوم اور عربی زبان سکھانے کو ہی اپنا مقصد بنا لیتا ہے۔ بعض اس سے آگے بڑھ کر اسلام کی منزلِ مقصود یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کا اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا جائے اور اِس طرح اسلامی قانون بالجبر نافذ کیا جائے۔

الغرض اِن تحریکوں کی رسائی صرف مسلمانوں کی دنیوی ترقی تک ہوتی ہے اور اس طرح یہ لوگ غیر اسلامی تحریکوں کی کامیابیاں دیکھ کر اسلام کو بھی انہی لوگوں کی کوشش اور تجاویز کے ذریعہ برسرِ عروج لانا چاہتے ہیں۔

ان سب کے خلاف ایک الٰہی تحریک جو انبیاء علیہم السلام چلاتے ہیں ان کا مقصدِ حقیقی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی شناخت ہوتا ہے اور باقی جو کام ہوتے ہیں وہ سب اس مقصد کے گرد ہی گھومتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام انبیاء علیہم السلام جو دنیا میں آئے ہیں اگرچہ انہوں نے جو احکام دنیا کو سُنائے وہ مبسوط اور مطول تھے۔ اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدائتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدائتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پا کر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلّی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔" (ایضاً صہ ۷۸، ۹۷)

اس سے واضح ہے کہ جو تحریکیں اللہ تعالیٰ کی معرفت پر بنیادی زور دینے کے فروعات میں اُلجھ کر رہ جاتی ہیں وہ اگر کچھ کامیابی بھی حاصل کر لیں تو وہ اسلام کی کامیابی نہیں کہلا سکتی۔ اسلام کی کامیابی تو اس وقت ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی شناخت اور اس کی معرفت میں ایک مقام حاصل کرے۔ اور وہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا حق الیقین نہ ہو جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور جیسا کہ تمام فرستادگانِ حق کا ایمان ہوتا ہے اور جیسا کہ وہ اپنے متبعین میں پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے مخلص دوستوں کو ایسا ہی حق الیقین حاصل ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ ان کو حاصل ہوتا ہے۔

عزمِ محمود رض

سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ذمّہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دُنیا کے چپّہ چپّہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

پس ہماری جماعت کے جملہ مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر ممالکِ بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں فراخ دلی سے حصّہ لے کر حسناتِ دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر کا سامان کیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

جماعتی نظام کے لئے

اسلام میں اصول و ہدایات

(مکرم مولٰنا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ غانا)

یہ مقالہ محترم مولانا کلیم صاحب نے مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۳؍ اکتوبر میں بمقام مسجد مبارک ربوہ پڑھا۔ اس اجلاس کی صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی۔

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔

جماعتی نظام

سیدی و احباب کرام! اسلام نے جماعتی زندگی کو سب سے بڑی نعمت و رحمت قرار دیا ہے اور جماعت سے علیحدگی کو جاہلیت اور حیاتِ جاہلیت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں احادیث میں متعدد روایات ملتی ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من فارق الجماعۃ فمات میتۃ الجاھلیۃ

کہ جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور اس علیحدگی کی حالت میں وفات پا گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ جس کو دوسرے الفاظ میں کفر کی موت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا:۔

من فارق الجماعۃ شبراً فکانما خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ۔

(ترمذی)

یعنی جس نے جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدگی اختیار کی اس نے گویا اسلام کی اطاعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ ایک روایت میں ہے:۔

دخل النار (اخرجہ الحاکم علی شرط الصحیحین)

یعنی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

اس قدر تاکیدی حکم التزام جماعت کے متعلق بیان کیا گیا ہے اور جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کے متعلق صاف فرمایا کہ وہ شخص اپنے آپ کو شیطان کے قبضہ و اختیار میں دے کر اس کا ساتھی اور قرین ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق بئس القرین کی وعید بیان ہوئی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

علیکم بالجماعۃ فان الشیطان مع الفذ۔

کہ جماعت کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جونہی کسی نے علیحدگی اختیار کی تو شیطان اس کا ساتھی ہو گیا۔ پھر یدُ اللہ علی الجماعۃ تو مشہور و معروف ہی ہے۔

وحدتِ جمہوری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھے جاتے ہیں۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں با جماعت جو ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جائے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے رہتی کہ حج بھی اسی لئے ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹)

اس اقتباس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعتی زندگی یا جماعتی نظام کو وحدتِ جمہوری کے الفاظ میں بیان فرما کر اس کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں چونکہ جماعت سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے ترقی کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان جماعت سے اپنے آپ کو وابستہ کرے۔ اس سے سُست بھی آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا جماعت کے لوگ اُس کے لئے سہارا ہو جاتے ہیں۔ جماعت کے انتظام سے داناؤں نے ایسے ایسے فائدے اٹھائے ہیں کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳۰؍۵؍۱۹۱۶ء)

جماعتی نظام یا جماعتی زندگی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد اب اس سلسلہ میں چند اصول و ہدایات کو اختصار سے پیش کیا جاتا ہے جو قرآن کریم احادیث شریف، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور مقربین کے ارشادات یا تحریرات میں بالتفصیل بیان ہوئے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

اعتصام بحبل اللہ

۱۔ سو اسلام میں جماعتی نظام کے لئے سب سے پہلا اور سب سے بڑا اصل واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا میں بیان ہوا ہے جس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ کے رسے کو مضبوط پکڑو اور اختلاف نہ کرو۔ دوسری قومیں ظاہری سامانوں سے اتفاق کر سکتی ہیں مگر اسلام میں اتفاق کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے کہ حبل اللہ کو پکڑا جائے۔ اور حبل اللہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں۔ قرآن کریم میں ہے اسلام کیا ہے وہ جو انبیاء احکام دیتے ہیں۔ پس انبیاء بھی حبل اللہ ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حبل اللہ ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام حبل اللہ ہیں۔ قرآن کریم حبل اللہ ہے ان کو پکڑے بغیر اتفاق نہیں ہو سکتا۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳۱؍ مئی ۱۹۱۹ء)

چونکہ خلفاء انبیاء کے کام کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق منتخب کئے جاتے ہیں جیسا کہ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ لہذا انبیاء کی طرح خلفاء بھی حبل اللہ ہیں اور ان کا اعتصام بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ انبیاء سے اعتصام واجب و ضروری ہے۔ چنانچہ LANE POOL نے حبل کے معنی:۔

A PROMISE OR ASSURANCE OF SECURITY

بیان کر کے بعینہٖ آیتِ استخلاف میں خلفاء کے ذریعہ امن کے وعدۂ الٰہی کی طرف غمازی کرتے ہوئے دوسرے الفاظ میں خلفاء کو حبل اللہ میں لغت کے لحاظ سے بھی شمار کر دیا ہے۔

پس جماعتی نظام کے لئے خلفاء سے اعتصام سب سے بڑا اصل ہے۔ اور باقی ایک لحاظ سے تمام اصول و ہدایات اس کی فروعات کا حکم رکھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقویٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحبِ کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحبِ کشش نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے بنا دی!" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۱۴)

اطاعتِ خلیفہ و امراء

۲- جماعتی نظام کے لئے دوسرا اصل اطاعتِ خلیفہ اور اس کے مقرر کردہ امراء اور عہدیداران کی اطاعت ہے۔ جہاں تک امراء اور دیگر عہدیداران کی اطاعت کا سوال ہے اس سلسلہ میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"جماعتی تنظیم و تربیت کے تعلق میں اسلام ایک خاص بلکہ خاص الخاص ہدایت یہ دیتا ہے کہ مومنوں کو ان امراء کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے جو جماعتی انتظام کے ماتحت مقرر کئے جائیں۔ یہ ہدایت گویا جماعتی تنظیم کی ریڑھ کی ہڈی ہے جسے نظر انداز کرنے سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور جماعت جماعت نہیں رہتی بلکہ منتشر افراد کا ایک پھٹا ہوا گروہ بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ آپ بسا اوقات فرماتے تھے مَن اطاع امیری فقد اطاعنی و مَن عصیٰ امیری فقد عصانی یعنی جس شخص نے میرے مقرر کئے ہوئے امیر کی اطاعت کی اس نے اس کی اطاعت نہیں کی بلکہ میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی۔

اور جب آپؐ سے یہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایسے امیر بھی ہو سکتے ہیں جو جابر ہوں۔ وہ اپنے حقوق تو ہم سے جبراً چھینیں لیکن ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں تو اس صورت میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا ادّوا الیھم حقّھم و سلوا اللہ حقکم یعنی تم اس صورت میں بھی اپنے امیروں کے حقوق انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ اور جب آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایک امیر بے وقوف بھی ہو سکتا ہے جس کے بعض احکام جہالت پر مبنی ہوں تو اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ آپؐ نے فرمایا اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کانّ راسہ زبیبۃ یعنی تم پھر بھی اس کی بات پر کان دھرو اور اس کا حکم مانو خواہ تم پر ایک ایسا حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر انگور کے خشک دانے کی طرح چھوٹا ہو۔ البتہ آپؐ نے ایک کامل مصلح کی حیثیت میں ایک شرط ضروری لگائی ہے اور وہ یہ کہ اگر نعوذ باللہ کوئی امیر اپنے ماتحت لوگوں کو کوئی ایسا حکم دے جو صریح طور پر کسی قطعی اسلامی حکم کے خلاف ہو تو اس صورت میں اس کی اطاعت فرض نہیں رہتی۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں اِلّا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ فیہ برھانٌ یعنی تم پر امیر کی اطاعت صرف اس صورت میں غیر واجب ہے کہ تم اس کے حکم میں کوئی کھلم کھلا کفر پاؤ اور اس کے متعلق تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی قطعی دلیل موجود ہو۔

(جماعتی تربیت اور اس کے اصول صفحہ ۲۳-۲۴)

جب عام امیروں وغیرہ کے متعلق اطاعت بجا لانے کے اس قسم کے ارشاداتِ نبوی ہیں تو خلافت کی شان کا خود اندازہ کیا جا سکتا ہے جو نبوت کا تتمہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ما کانت نبوّۃ قطّ اِلّا تبعتھا خلافۃ

یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں ہوتی جس کے بعد خلافت نہ آتی ہو۔"

خلفاء کا مقام اور اطاعت

خلفاء کا مقام کیا ہے اور ان کی اطاعت کس رنگ میں ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک خطبہ جمعہ سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کچھ شرائط کی پابندی ان کے لئے لازمی ہوتی ہے جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے اور اس کے متعلق مَیں نے کہا تھا کہ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور اس کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں تو پھر انہیں امام کے مُنہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہیئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہیں۔ کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہتی۔ اگر ایک شخص اپنے طور پر دوسری قوموں سے لڑائی مول لے لیتا ہے اور ایسا فتنہ یا جوش پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں ساری جماعت مجبور ہو جاتی ہے کہ اس لڑائی میں شامل ہو تو اس کے متعلق پھر یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس نے امام اور خلیفہ کے منصب کو چھین لیا اور خود امام اور خلیفہ بن بیٹھا اور وہ فیصلہ جس کا اجراء خلیفہ اور امام کے ہاتھوں سے ہونا چاہیئے تھا خود ہی صادر کر دیا۔ اگر ہر شخص کو یہ اجازت ہو تو تم ہی بتاؤ پھر امن کہاں رہ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں جماعت کے نظام کی مثال اس ٹین کی سی ہو گی جو کُتے کی دُم سے باندھ دیا جاتا ہے اور جدھر جاتا ہے ساتھ ساتھ ٹین بھی حرکت کرتا جاتا ہے۔ امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے باوجود بیعت کر لینے کے ابھی تک بیعت کے مفہوم کو نہیں سمجھا۔۔۔۔۔۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ فتنہ و فساد کی نیّت سے کوئی بات چھیڑ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے دوست فوراً اس کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں اور وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ دشمن کی تو غرض ہی یہ تھی کہ کوئی فتنہ و فساد پیدا کرے اور انہیں پر الزام لائے۔۔۔۔ تو بعض دفعہ دشمن اس قسم کی چالاکی بھی کرتا ہے۔ سمجھنے والے تو بچ جاتے ہیں لیکن جو اندھا دُھند کام کرنے والے ہیں وہ پھنس جاتے ہیں۔ اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام نے حکم دیا ہے کہ الامام جُنّۃ یُقاتل من ورائہ کہ امام کو ہم نے تمہارے لئے ڈھال کے طور پر بنایا ہے اگر اس کے پیچھے ہو کر لڑو گے تو زخموں سے بچ جاؤ گے لیکن اگر آگے ہو کر حملہ کرو گے تو مارے جاؤ گے۔ کیونکہ وہ خوب سمجھتا ہے کہ کیا حالات ہیں کس وقت اعلانِ جنگ ہونا چاہیئے اور کس وقت دشمن کے فریب سے بچنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۵ رجون ۱۹۳۷ء)

فرمانِ خداوندی

طعن کرنا اور بُرے ناموں سے یاد کرنا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا...

...لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

(الحجرات)

ترجمہ۔ اے مومنو! تم ایک دوسرے پر طعن نہ کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

لاہور اور شیخوپورہ میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ تربیتی اجتماع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

مورخہ ۳-۴ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ تربیتی اجتماع دارالذکر میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے تمام حلقہ جات کے علاوہ ضلع لاہور کی چند لجنات نے بھی شرکت کی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی از راہ نوازش ربوہ سے لاہور تشریف لا کر اس اجتماع میں شمولیت فرمائی اور ممبرات سے بصیرت افروز خطاب کیا۔

اجتماع کا پہلا دن ۳ اکتوبر ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے لئے مخصوص تھا اس میں حلقہ جات کی بچیاں شوق کے ساتھ شامل ہوئیں۔ ناصرات کا اجتماع زیر صدارت محترم صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک نظم اور ترانہ کے بعد محترمہ شاکرہ خاتون صاحبہ سیکرٹری ناصرات لاہور نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حفظ قرآن اور تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن کا معیار خوشکن تھا۔ آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے خطاب فرمایا۔

آپ نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ لاہور کی تین احمدی بچیوں نے ایک سال میں پورے قرآن پاک کا ترجمہ سیکھ لیا ہے۔ در حقیقت ہمارا سب سے ضروری اور اہم پروگرام قرآن کریم ہی ہے۔ اسلئے احمدی بچیوں کو قرآن کریم سیکھنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے والدین اساتذہ اور عہدیداروں کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ اور اپنے لباس میں اور اپنے رہن سہن میں بھی اسلامی شعار کو اختیار کریں تاکہ جب وہ بڑی ہو کر لجنہ میں شامل ہوں تو وہ احمدیت اور اسلام کا نمونہ ہوں اور لجنہ کی ذمہ داریوں کو پوری طرح سنبھال سکیں۔

آخر میں حضرت ممدوحہ نے اپنے ہاتھ سے بچیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۴ اکتوبر کو لجنہ کا اجتماع زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے بعد معیار اول دوم سوم کے تقریری مقابلے ہوئے۔ پھر لجنہ اماء اللہ لاہور کی جنرل سیکرٹری محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ نے سپاسنامہ پیش کیا اور سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں صدر لجنہ اماء اللہ لاہور کا انتخاب عمل میں آیا ممبرات نے متفقہ طور پر محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ ابنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو آئندہ تین سال کے لئے صدر منتخب کیا۔ واضح رہے کہ کئی سال سے آپ ہی لجنہ لاہور کی صدارت کے فرائض خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دے رہی ہیں۔

آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ایک مؤثر خطاب فرمایا جس میں آپ نے سپاسنامے کا جواب دینے کے بعد قرآن کریم سیکھنے اور اسلامی تمدن اختیار کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں حضرت رسول کریم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاک نمونہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیئے قرآن کریم سیکھنا ہمارے پروگرام کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم میں کوئی ایسی عورت نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتی ہو اور بڑی حد تک اس کے ترجمہ اور اسکے مفہوم سے واقف نہ ہو۔ اس سلسلہ میں آپ نے ناصرات کی طرف بھی خاص توجہ کرنے نصیحت فرمائی۔ کیونکہ اگر بنیادیں مضبوط نہ ہوں تو اس پر عمارت کس طرح استوار ہو سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا بچوں کی تربیت کی بھاری ذمہ داری والدین پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ کوشش کریں تو بچے آسانی سے دین کے بنیادی مسائل سے واقف ہو سکتے ہیں اور ناصرات بڑی ہو کر لجنہ کی ذمہ داریوں کو بخوبی سنبھال سکتی ہیں۔

آپ نے فرمایا بچہ فطرتاً نیک ہوتا ہے۔ یہ کام ماں باپ کا ہوتا ہے کہ وہ ان کی اس نیکی کو برے ماحول کے اثر سے ضائع نہ ہونے دے لباس اور رہن سہن کے بارے میں بھی اسلامی شعار کی ہمیں پابندی کرنی چاہیئے بڑوں کا نمونہ بہت نیک ہونا چاہیئے۔ جسے دیکھ کر بچے خود بخود اثر قبول کریں۔ حضرت سیدہ ممدوحہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت المصلح الموعودؓ کے چند زریں ارشادات بھی اپنی تقریر میں پڑھ کر سنائے اور ان پر عمل کرنے کی ہمیں تلقین فرمائی۔ تقریر کے بعد آپ نے تقریری مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والی ممبرات کو حسن کارکردگی پر حلقہ جات کی عہدیداروں کو انعامات مرحمت فرمائے اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ تربیتی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

شیخوپورہ میں اجتماع

مورخہ ۸ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے بھی از راہ کرم شرکت فرمائی یہ اجتماع دس بجے صبح مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں زیر صدارت محترمہ بیگم چوہدری انور حسین صاحب شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم نظم و عہد کے بعد مقامی لجنہ کی صدر محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ نے حضرت سیدہ موصوفہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ امۃ العلیم صاحبہ سیکرٹری نے مقامی لجنہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی پھر مختلف معیاروں کے مطابق ممبرات لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کے تقریری مقابلے ہوئے۔ آخر میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے بھی خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ:۔

شیخوپورہ کی لجنہ پرانی لجنہ ہے اس کا کام کسی زمانہ میں بڑا اچھا رہا ہے۔ لیکن چونکہ نئی کارکن تیار نہیں کی گئیں اس لئے کام کا معیار برقرار نہ رہ سکا۔ آپ نے باہمی اتحاد و یگانگت محبت تعلیم القرآن اور تربیت اولاد کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اور اس سلسلے میں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بچیاں اس میں شامل ہوتی ہیں ان میں دینی علوم سیکھنے کا ایسا شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ پھر ہر سال التزام کے ساتھ اس میں شامل ہونے کی زبردست خواہش رکھتی ہیں۔ آپ نے اپنی عملی زندگیوں کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور ناصرات کی تربیت کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ جس عظیم الشان کام کے لئے ہماری جماعت کو قائم کیا گیا ہے وہ پورا ہو سکے

آخر میں آپ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

بعد دعا یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امۃ اللطیف
سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۷۰-۱۰-۲۰ بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد	۵ فٹ ۶ انچ
وزن	۱۱۰ پونڈ
چھاتی	۳۰-۳۲″
تعلیم	پانچ جماعت
عمر	۱۷ سے ۲۰ سال

میٹرک پاس کی عمر ۱۷ سے ۲۱ سال

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ میری جملہ مشکلیں دربارہ ملازمت دور فرمادے اور زندگی خوشگوار ہو جائے۔

محمد شفیع بھٹی اوورسیر
وحدت کالونی حیدرآباد

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تربیت نفس کا بہترین موقعہ ـــــ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۲۳-۲۴-۲۵ اخاء (ماہ اکتوبر)

قائد عمومی (مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

مصرع بالا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مشہور نظم "خطاب بہ نونہالان جماعت" سے ماخوذ ہے۔ حضور نے اس منظوم کلام میں احباب جماعت کو بیش قیمت نصائح سے مستفیض فرمایا ہے خصوصاً اسلام کے بنیادی ارکان نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے کہ ان کی بجا آوری میں ہرگز سستی سے کام نہ لو اور کوشش کرو کہ احکام شریعت کا کوئی حصہ کبھی تم سے نظر انداز نہ ہونے پائے۔

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ خدائی جماعت امام وقت کے ہر ارشاد پر دل وجان سے فدا ہے اور اس کی تعمیل میں اپنی سعادت سمجھتی ہے مگر بسا اوقات مسائل کی لاعلمی اور بشری تقاضا سے غفلت بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا ایسے احباب کی خدمت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان پر زکوٰۃ واجب آتی ہے گزارش کرتی ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقم جلد ارسال مرکز فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ادائیگی زکوٰۃ سے اموال بابرکت ہو جاتے ہیں اور زکوٰۃ دہندہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔ کیونکہ مقربین کی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ قرب الٰہی حاصل کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ خواہ جان ہو یا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں کھو دیتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انصار اللہ کھاریاں ضلع گجرات کا اجتماع

مورخہ ۲۵/۹ کو نماز جمعہ کے بعد پہلا اجلاس ۲½ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چوہدری غلام احمد صاحب زعیم مقامی نے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ مقیم گجرات نے سورہ بنی اسرائیل کے نویں رکوع کی تشریح فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم لالہ موسیٰ نے حدیث کی اہمیت اور تربیت اولاد پر تقریر فرمائی۔ پھر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

بعد ازاں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے اخلاق اور تربیت پر تقریر فرمائی اور مولوی سراج دین صاحب نے درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شب زیر صدارت میجر ڈاکٹر عبدالحق صاحب منعقد ہوا تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی اس کے بعد ملک بشارت ربانی صاحب نے فرائض انصار اللہ پر تقریر فرمائی اور خلیفہ وقت سے محبت اور آپ کے احکامات کی مکمل فرمانبرداری کی تلقین کی محترم ناظم صاحب نے اختتام پر احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جاری کردہ مختلف تحریکات کو کامیاب بنانے کی تلقین کی۔ اس اجلاس میں مکرم محمد یوسف صاحب خوش الحانی کے ساتھ نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے بالآخر اجتماعی دعا پر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کیمسٹری کی ایک آسامی کے لئے لیکچرار کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار Special Physical Chemistry کے پرچوں کے ساتھ (Pure) کیمسٹری میں کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔ایس سی ہو۔ ابتدائی تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۵۰۰ کے گریڈ میں ہے ۲۰ بجز گرانی الاؤنس -/۲۰۰ روپے ماہوار ہوگی درخواستیں فوری طور پر پرنسپل کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

کاملہ: عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے نیز خاکسار کے بھائی لفٹیننٹ محمد اسلم صاحب آجکل مخالفانہ پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (عبدالقیوم قریشی تراڑکھل آزاد کشمیر)

مساجد بنانیوالوں کے لئے بشارت

سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

یعنی جو شخص اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

یہ وہ بابرکت تحریک ہے جس کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حصہ لینے پر جنت کی بشارت دی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے پیارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل کے لئے وسیع پروگرام کے تحت ممالک بیرون پاکستان میں مساجد کی تعمیر کا کام شروع فرمایا ہوا ہے۔ لہٰذا اس بابرکت سکیم میں جماعت کے جملہ افراد (مردوں۔ عورتوں اور بچوں) کو چاہیئے کہ وہ مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر ہو کر ہر طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں آنی لگ جائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم رشید احمد صاحب آف احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم امام الدین صاحب ولد جیون صاحب کا مورخہ ۲۹/۹ کو انتقال ہو چکا ہے مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ ۵۲۳۱/۱۳-۱۲۵ میں مبلغ یکصد پچاسی روپے (-/۱۸۵) جمع ہیں۔ یہ رقم جمع ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میرے علاوہ میری دو ہمشیرگان محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اور محمودہ بیگم صاحبہ مرحوم کی وارث ہیں مگر ان کو مذکورہ رقم مجھے ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

ہماری زندگی کا حقیقی مقصد

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری زندگی کا حقیقی مقصد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور جلال کا قیام ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ساری دنیا میں اس عظمت کو قائم شدہ دیکھیں اور خوشیوں کے دن پائیں۔"

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کو پورا کریں جیسا کہ حضور نے مذکورہ بالا ارشاد میں فرمایا ہے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم تر کریں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں تمام دنیا کو حلقہ بگوش اسلام ہوتا دیکھ لیں۔ آمین (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے بڑے لڑکے عزیزم امیر الدین ایم ایس سی کو ان دنوں روزگار کی تلاش ہے۔ اسی طرح میرے چھوٹے لڑکے عزیزم رشید الدین کا تھرڈ ایر ایم بی بی ایس کا امتحان ۱۴ اکتوبر کو ہو رہا ہے دونوں کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ میں خود آجکل مالی پریشانیوں میں مبتلا ہوں ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے (صلاح الدین کیمل پور)

۲۔ میری خوشدامن محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب آف عارفوالہ کا رسولی کا بڑا اپریشن ساہیوال کے مشنری ہسپتال میں ہفتہ عشرہ تک ہونا ہے مریضہ بوجہ کمی خون بہت کمزور ہیں۔ اپریشن کے کامیاب ہونے اور ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے (عبدالرحمٰن شعبہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور)

۳۔ چند روز سے میرا گلا بہت خراب ہے جس کی وجہ سے کسی وقت بخار بھی ہو جاتا ہے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مجھے جلد صحت عطا فرمائے۔

(شیخ طاہر احمد اسلامیہ پارک لاہور)

۴۔ میری اہلیہ اس وقت سخت بیمار ہیں۔ بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے ان کی صحت

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں پانچ سو روپے وعدہ کرنیوالے مخلصین

۱ - مکرم نیاز احمد صاحب عارف پنڈ بیگووال ضلع راولپنڈی
۲ - " عبدالعزیز صاحب " " "
۳ - " چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ مع اہل وعیال چک ۱۱۰۸/۳۰ ضلع ساہیوال
۴ - مجلس خدام الاحمدیہ ساہیوال شہر
۵ - معصومہ بیگم مرحومہ و مبارکہ بیگم صاحبہ بیگمات
مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب سرگودہا
۶ - " ڈاکٹر محمد جی صاحب منجانب والدین خود "
۷ - لجنہ اماء اللہ نشتر آباد ضلع سرگودہا
۸ - مکرم میاں محمد علی صاحب والد میاں اللہ دتا صاحب دات زید کا ضلع سیالکوٹ
۹ - لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۰ - رائے محمد کھرل صاحب جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
۱۱ - محمد مقبول صاحب ایس۔ڈی۔او و اہلیہ صاحبہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ
۱۲ - مکرم پروفیسر محمد عبدالخالد صاحب چوآڈنگا مشرقی پاکستان
۱۳ - " میاں محمد موسےٰ صاحب کافورہ " "
۱۴ - " نورالدین احمد صاحب ڈھاکہ " "
۱۵ - " محمد شمس الرحمان صاحب " " "
۱۶ - " نور محمد صاحب مع اہل وعیال " " "
۱۷ - " سید بشیر عالم صاحب " " "
۱۸ - محترمہ بیگم انوار مستفیض صاحبہ " " "
۱۹ - مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب " " "
۲۰ - " منیار الحق صاحب " " "
۲۱ - " ابوالخیر محب اللہ صاحب کھلنا " "
۲۲ - " محمد یٰسین صاحب چک ۹۳/T.D.A ضلع مظفرگڑھ
۲۳ - " عبدالمجید صاحب " "
۲۴ - " زاہد احمد سہناس صاحب صادق آباد ضلع بہاولنگر
۲۵ - مجلس خدام الاحمدیہ کنری سندھ
۲۶ - " چوہدری عبدالغنی صاحب سانگھڑ "
۲۷ - " صوبیدار ملک نور محمد صاحب " "
۲۸ - " چوہدری برکت علی صاحب " "
۲۹ - " پیر فضل الرحمان صاحب " "
۳۰ - محترمہ ارشاد بیگم صاحب چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ
۳۱ - لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ
۳۲ - جماعت احمدیہ تھرمل پاور گدو بیراج "
۳۳ - مکرم شوکت علی صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ
۳۴ - " ملک اعجاز احمد صاحب لون کوئٹہ
۳۵ - محترمہ بیگم صاحبہ ٹھیکیدار محمد ارشد صاحب "
۳۶ - مکرم نعمت اللہ صاحب جتوئی "
۳۷ - " شمس الحق خان صاحب اور فیملی "
۳۸ - " میجر چوہدری عبدالقادر خان صاحب منجانب والدین کوئٹہ
۳۹ - محترمہ بیگم صاحبہ میجر چوہدری عبدالقادر خان صاحب "
۴۰ - مکرم محمد غیاث صاحب قریشی کراچی
۴۱ - محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بھٹی کوئٹہ
۴۲ - مکرم مرزا سلطان احمد صاحب منجانب والد خود "
۴۳ - " مرزا طاہر احمد صاحب ابن حافظ عبدالسلام صاحب "
۴۴ - " کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب "
۴۵ - " چوہدری نذیر احمد صاحب "

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سلسلہ کی خاصی خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۰ء کے دوران وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر دوم میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر الفضل)

ربوہ کے خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

ربوہ کے مقامی احباب جو روزنامہ الفضل خریدتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے آئندہ سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ الفضل براہ راست ہمارے لوکل ایجنٹ ملک جی برادرز گولبازار ربوہ سے خریدا کریں اور اپنا قیمت بھی انہیں ہی ادا کیا کریں۔ آئندہ دفتر یہ چندہ وصول نہیں کیا کرے گا اس میں دفتر ہذا کو بھی سہولت رہے گی اور خریداران الفضل کو بھی دفتر کی یاددہانیوں کے جواب دینے کی زحمت نہ گوارا کرنی پڑے گی۔

ملک جی برادرز ہر خریدار الفضل کو ان کا پرچہ ان کے گھر پہنچایا کریں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مجھے ایک عرصہ سے دل کی تکلیف ہے۔ چند دن ہوئے اس تکلیف سے زمین پر گر گیا۔ جس کی وجہ سے سخت چوٹیں آئیں اور اب بہت زیادہ تکلیف ہے احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نور علی خاں ۵۵ ہینگنگ روڈ لاہور

۲۔ خاکسار کی صحت ایک لمبے عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے نیز خاکسار کی اہلیہ عرصہ دو سال سے بعارضہ تشنج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم ہمیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(مرزا مشتاق احمد۔ چکوال ضلع جہلم)

۳۔ خاکسار کی لڑکی امۃ الباسط عمر ایک سال تین ماہ سے پولیو کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(حاجی شیخ محمد اسحاق)

نصرت آرٹ امٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہ
اور بعض اشعار درج ہیں طلب فرمائیں
نصرت آرٹ پریس ربوہ

۴۔ میری لڑکی عزیزہ امۃ المجید دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے اور ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالسلام زرگر گولبازار ربوہ)

۵۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب ان کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔
ملک فضل احمد ربوہ

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کو جڑ سے اکھاڑ دینے والی دوائی قیمت سالم گولی ۲ روپے
حب بواسیر خونی بواسیر کے لئے بے حد مفید قیمت سالم گولی ۲ روپے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

خدام الاحمدیہ کے اٹھائیسویں ۲۸ سالانہ اجتماع کا اختتام

(بقیہ صفحہ اوّل)

اضافہ ہؤا۔ بالخصوص ۱۹۶۶ء کے مقابلہ میں جبکہ ۱۹۶۳ء کے بعد سے شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد گرتے گرتے صرف ۱۰۱ رہ گئی تھی امسال شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد غیر معمولی طور پر بہت زیادہ رہی۔ گویا ۱۹۶۶ء کے مقابلہ میں امسال شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد میں تین سو مجالس کا اضافہ ہؤا جو اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل و رحم پر دلالت کرتا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے حسبِ معمول یہ تین دن اور انکی درمیانی راتیں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر کیں۔ پروگرام روزانہ صبح چار بجے نمازِ تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر قریباً پونے گیارہ بجے شب تک جاری رہتا تھا۔ ان ایام میں خدام نے نمازِ تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام باجماعت ادائیگی کے علاوہ قرآن مجید، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس سنے نیز تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔ علمی دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مزید برآں مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ چھ نمائندے مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کی طرف سے بھی شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

اختتامی اجلاس

آخری روز یعنی ۱۸ ۔ اخاء کو اجتماع کے اختتامی اجلاس کا انعقاد سوا تین بجے سہ پہر عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ جب ٹھیک سوا تین بجے مقامِ اجتماع میں تشریف لائے اور حضور کی موٹر کار اجتماع کے پنڈال کے سامنے آکر رُکی تو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مرکزی مہتممین نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے ان سب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ حضور جب پنڈال کے اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ خدام اور دیگر حاضرین نے کھڑے ہو کر اور بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحبًا کہہ کر اور پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہؤا جو مکرم صالح محمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی اجازت سے کارکردگی کی بناء پر مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے اوّل، دوم اور سوم آنے والی مجالس نیز ضلعی قیادتوں میں سے اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کے ناموں کا اعلان کیا اور حضور کی خدمت میں انہیں اپنے دستِ مبارک سے سندات عطا فرمانے کی درخواست کی۔ مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے مجلس خوشاب اوّل قرار پائی تھی حضور نے اس مجلس کو اپنے دستِ مبارک سے علَمِ انعامی عطا فرمایا۔ ملتان اور لاہور کی مجالس علی الترتیب دوم اور سوم قرار دی گئی تھیں انہیں حضور نے سندات مرحمت فرمائیں۔ ضلعی قیادتوں میں سے سرگودہا، ملتان اور لاہور کی قیادتیں علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم رہی تھیں چنانچہ حضور نے انہیں بھی سندات عطا فرمائیں۔ اوّل رہنے والی قیادت یعنی سرگودہا کو حضور نے ٹرافی بھی مرحمت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

ساڑھے تین بجے حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خدام کو ایک روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا جو سوا گھنٹے سے کچھ زائد وقت تک جاری رہا۔ تقریر کے آغاز میں حضور نے یاددہانی کے رنگ میں اس بنیادی حقیقت کو بڑی تفصیل سے ذہن نشین کرایا کہ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے اموال، ہماری جانیں، ہمارے نفوس، ہماری قوتیں اور استعدادیں غرض ہمارا سب کچھ ہمارا نہیں بلکہ ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ہماری زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال دنیا میں قائم ہو۔ اسی خواہش اور اسی جدوجہد میں ہم اس دنیا سے گزر جائیں گے اور ہمارے بعد ہماری نسلیں اس جدوجہد کو جاری رکھ کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر کرتی چلی جائیں گی۔

اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کا قیام بھی اسی غرض سے ہؤا کہ آنے والی نسلوں کی تربیت ایسا رنگ میں کی جائے کہ وہ بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے قربانیاں دیتی چلی جائیں لیکن جس طرح انسان کے جسم کو بیماری لگ جاتی ہے اسی طرح بعض اوقات جماعتی جسم کو بھی بیماریاں لگ جایا کرتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا بھی ایک جسم ہے اور ایک روح ہے۔ اس کی تنظیم کو بھی بیماریوں کا خطرہ لاحق ہے اور کبھی کبھی اسکی تنظیم بیمار بھی ہوتی رہی ہے حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تین سال (۶۴ء تا ۶۶ء) کا عرصہ سخت بیماری کا آپ پر گزرا ہے۔ بیماری کے اس تین سالہ دَور کا اگر ہم جائزہ لیں اور اجتماع میں سال بہ سال شمولیت کرنے والی مجالس کے اعداد و شمار پر نگاہ ڈالیں تو پوزیشن یہ بنتی ہے :۔

سال	شرکت کرنیوالی مجالس کی تعداد
۱۹۶۳ء	۲۱۰
۱۹۶۴ء	۲۰۱
۱۹۶۵ء	(اس سال اجتماع منعقد نہیں ہؤا)
۱۹۶۶ء	۱۰۱
۱۹۶۷ء	۲۲۶
۱۹۶۸ء	۲۳۵
۱۹۶۹ء	۲۴۷
۱۹۷۰ء	۴۰۱

اس گراف سے عیاں ہے کہ ۱۹۶۶ء تک اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد گرتی رہی تھی حتیٰ کہ ۲۱۰ سے گر کر ۱۹۶۶ء میں یہ تعداد ۱۰۱ رہ گئی تھی۔ اسکے بعد تین سال تک آپ کو گویا ہسپتال میں رکھا گیا اور خدا کے فضل سے یہ تعداد بڑھنی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ ۱۹۶۹ء تک یہ ۲۴۷ تک جا پہنچی۔ یہ بتدریج ترقی واضح طور پر صحت کی علامت تھی۔ اسکے بعد میں نے ایک مخلص بچہ کو جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جسمانی تعلق تو نہ تھا لیکن روحانی تعلق بہت پختہ تھا خدام الاحمدیہ کی صدارت سونپی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اسکی کوششوں میں برکت ڈالی اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمایا۔ ۱۹۷۰ء میں یہ تعداد یکدم ۲۴۷ سے ۴۰۱ تک جا پہنچی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا یہ اجتماع آپکے حق میں غسلِ صحت کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور احسان کو دیکھ کر میرا دل اپنے رب کی حمد سے معمور ہے اور میری روح سے خوشیوں کے دھارے بہہ رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ خوشی کا مقام ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا جسم صحتیاب ہو گیا ہے اب آپ غلبۂ اسلام کی کوششوں کی شاہراہ پر انشاء اللہ العزیز آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اخلاصِ نیت کی وجہ سے ہماری کوششوں کو قبول فرمائیگا اور ان کا وہ نتیجہ نکالے گا جو ہم چاہتے ہیں کہ ہماری حقیر کوششوں کا اسکے فضلِ خاص کے ماتحت نتیجہ نکلے۔ لیکن ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جو نتیجہ ہم چاہتے ہیں کہ نکلے وہ توحید پر پختگی سے قائم ہونے سے نکل سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہم توحید پر اس قدر پختگی سے قائم ہوں کہ شرک کی کوئی ملونی اس میں نہ پائی جائے۔ سب سے خطرناک شرک خود اپنے نفس کا شرک ہے۔ عاجزی کی راہیں اختیار کرکے اور نیستی کا جامہ پہنکر ہی ہم نفس کے شرک اور اس کی ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب ہم عاجزی کی راہیں اختیار کرینگے تب ہی غلبۂ اسلام کے وہ وعدے ہمارے حق میں پورے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہم سے کئے ہیں۔

دنیا میں غلبۂ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے قیام سے متعلق خدائی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے واضح فرمایا کہ غلبۂ اسلام کے لئے جس پاک جماعت کی ضرورت تھی اور اس جماعت کے کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے جس خدائی تائید و نصرت اور نزول برکات کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ نے ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور ارشادات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو قیامت تک غلبہ عطا ہونے اس غلبہ کے زمین کے کناروں تک وسیع ہونے اور خالص دلی محبوں کے نفوس و اموال میں برکت عطا ہونے سے متعلق خدائی وعدے پڑھ کر سنائے اور ساتھ کے ساتھ اپنے سفر مغربی افریقہ کے ایمان افروز واقعات بیان کرکے اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی غیر معمولی برکات پر روشنی ڈال کر ان وعدوں کے پورے ہونے کو بہت مسحور کن انداز میں واضح فرمایا۔ خدائی وعدوں کے پورا ہونے اور ان کے عظیم بالشان عملی ظہور کا یہ تذکرہ جمیل اس قدر ایمان افروز اور روح پرور تھا کہ ہزاروں ہزار سامعین فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے اور وہ خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور انعام کے ذکر پر وقفہ وقفہ سے بار بار پُرجوش نعرے بلند کرتے رہے۔

اس ولولہ انگیز و پُر اثر خطاب کے بعد حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ حضور نے خدام کو بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر اور نہایت ہی بیش قیمت دعاؤں سے نواز کر انہیں بہت ہی محبت و شفقت کے ساتھ رخصت فرمایا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴